سورة آل عمران

آيات ١٨١ - ١٧٧

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ط إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ
لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا
أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى
الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَ
إِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ ط سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ط وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ ع
لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا
قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿١٨١﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـئًا ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۷﴾

اِنَّ الَّذِيۡنَ - بیشک جنہوں نے

اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ - خریدا کفر کو

بِالۡاِيۡمَانِ -ایمان کے بدلے

لَنۡ يَّضُرُّوا - وہ ہرگز نقصان نہ کریں گے

اللّٰهَ شَيۡـئًا -اللہ کا کچھ بھی

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ - اور ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے

(ش ر ي)

اِشتَرَى يَشْتَرِي ، اِشْتَرَاءً: - خریدنا/بیچنا (VIII)

جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا

Indeed those who have purchased unbelief in exchange for faith shall not hurt Allah in the least. Theirs shall be a painful chastisement.

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ١٧٨

وَلَا يَحْسَبَنَّ - اور ہرگز گمان نہ کریں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا - وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ - کہ جو ہم ڈھیل دیتے ہیں ان کو

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ - (وہ) بہتر ہے ان کی جانوں کے لیے

اِنَّمَا - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

نُمْلِيْ لَهُمْ - ہم ڈھیل دیتے ہیں ان کو

لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا - تاکہ وہ زیادہ ہوں بلحاظ گناہ کے

وَلَهُمْ - اور ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ - ایک رسواکن عذاب ہے

(م ل و)

أَمْلَى يُمْلِي ، إِمْلَاءً (IV)

مہلت دینا، ڈھیل دینا

اِزْدَادَ يَزْدَادُ ، اِزْدِيَادًا (VIII)

بڑھ جانا، زیادہ کرنا

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ
لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ١٧٨

یہ ڈھیل جو ہم انہیں دیے جاتے ہیں اس کو یہ کافر اپنے حق میں بہتری نہ سمجھیں، ہم تو انہیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ خوب بارِ گناہ سمیٹ لیں، پھر اُن کے لیے سخت ذلیل کرنے والی سزا ہے

Do not let the, unbelievers imagine that the respite We give them is good for them. We give them respite so that they may grow in wickedness. A humiliating chastisement lies in store for them.

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ‌ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۷۸﴾

کفار کو اللہ کی مہلت ان کے لیے خیر کا باعث نہیں

- عام انسانوں کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ بعض اوقات اللہ اور اس کے دین کے دشمن مہلت پا رہے ہیں اور وہ عذاب الٰہی کی گرفت میں نہیں آرہے ہیں۔ بظاہر خوب کھاتے پیتے ہیں، قوت، حکومت اور مال و مرتبے سے بہرہ ور ہیں اور خود بھی فتنے میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور ان کے ارد گرد پھیلی ہوئی دنیا میں بھی فتنہ سامانیاں کر رہے ہیں اور وہ اہل ایمان کے لیے فتنے کا سبب بنے ہوئے ہیں
- کمزور ایمان لوگ اس صورتحال سے گھبرا اٹھتے ہیں اور اللہ سے متعلق بدگمانی کرنے لگتے ہیں
- حالانکہ اللہ تعالیٰ اہل کفر کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اپنے کفر میں اور بڑھ جائیں اور اپنے آپ کو بڑے سے بڑے عذاب کا مستحق بنالیں (اس بڑے عذاب کا تذکرہ ان آیات میں ۳ مرتبہ — آیت ۱۷۶ میں عَذَابٌ عَظِيۡمٌ، آیت ۱۷۷ میں عَذَابٌ اَلِيۡمٌ اور آیت ۱۷۸ میں عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ کے الفاظ سے)
- اللہ جو ان کو مہلت دے رہا ہے وہ ان کے لیے خیر نہیں صرف شر ہے
- کفر پر باقی رہنا، گناہ کے زیادہ ہونے اور اس کی سزا میں اضافے کا باعث ہے۔
- ایمان والوں کا بعض اوقات اہل کفر کے ہاتھوں مصائب برداشت کرنا اللہ کی حکمت و مصلحت پہ مبنی

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى الۡغَيۡبِ

مَا كَانَ اللّٰهُ - نہیں ہے اللہ

لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - کہ وہ چھوڑ دے مؤمنوں کو

وَذَرَ يَذَرُ ، وَذَرًا - چھوڑنا

عَلٰى مَا -اس پر

اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ - تم لوگ ہو جس پر

حَتّٰى يَمِيۡزَ - یہاں تک کہ وہ نمایاں کردے

الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ - ناپاک کو پاکیزہ سے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ - اور نہیں ہے اللہ

لِيُطۡلِعَكُمۡ - کہ وہ آگاہ کرے تم کو

أطْلَعَ يُطْلِعُ ، إطْلَاعًا - اطلاع دینا ، خبر دینا (IV)

عَلَى الۡغَيۡبِ - غیب پر

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ - اور لیکن اللہ منتخب کرتا ہے (ج ب ي)

اِجْتَبَى يَجْتَبِي ، اِجْتَبَاءً - چن لینا، منتخب کرنا (اہتمام سے) (VIII)

مجتبیٰ اسی فعل کا مفعول ہے

مِنْ رُّسُلِهٖ - اپنے رسولوں میں سے

مَنْ يَّشَآءُ - جس کو وہ چاہتا ہے

فَاٰمِنُوْا - پس تم ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا - اور اگر تم لوگ ایمان لاؤ

وَتَتَّقُوْا - اور تقویٰ اختیار کرو

تَتَّقُوا اصل میں تَتَّقُون تھا - اِنْ (شرط) کی وجہ سے ن گر گیا

فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ - تو تمہارے لیے ایک شاندار بدلہ ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا
وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا جس میں تم اس وقت پائے جاتے ہو وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا مگر اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے غیب کی باتیں بتانے کے لیے تو وہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے لہٰذا (امور غیب کے بارے میں) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اگر تم ایمان اور خدا ترسی کی روش پر چلوگے تو تم کو بڑا اجر ملے گا

Allah will not let the believers stay in the state they are: He will set the wicked apart from the good. Allah is not going to disclose to you what is hidden in the realm beyond the reach of perception, but He chooses from among His Messengers whom He wills (to intimate such knowledge). Believe, then, in Allah and in His Messengers; and if you believe and be come God-fearing, yours will be a great reward.

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ

قرآن کے فلسفہ آزمائش کا ذکر

- اس آیت میں اس حکمت کی طرف اشارہ جو احد کی آزمائش میں اہل ایمان کے لیے مضمر تھی۔
- اُس وقت تک کی مسلم جماعت خام و پختہ، خبیث و طیب اور مخلص و منافق ہر قسم کے افراد پر مشتمل تھی
- یہ بات اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف تھی کہ جو جماعت دنیا کی صلاح و فلاح کا ذریعہ بننے والی ہے وہ اس طرح صالح و فاسد کا ملغوبہ بنی رہے، سچے اہل ایمان اور منافق، سب خلط ملط رہیں
- اسی لیے اللہ نے یہاں فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو اس حالت میں نہ رہنے دے گا
- اللہ نے چاہا کہ فاسد عناصر کو مسلمانوں کی اجتماعیت سے اب الگ کیا جائے تاکہ مخلص اہل ایمان ابھر کر سامنے آئیں اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق پروان چڑھیں۔
- مسلمانوں کی اجتماعیت سے یہ تمام ناپاک عناصر نکال دیے جائیں تاکہ وہ آئندہ پیش آنے والے مشکل اور کٹھن حالات کے مقابلے کے لیے تیار ہو سکیں
- اس تطہیری عمل کے لیے اللہ یہ طریقہ اختیار نہیں کرتا کہ غیب سے مسلمانوں کو دلوں کا حال بتادے کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق، بلکہ وہ امتحان کے ایسے مواقع پیدا کرتا ہے جن سے گذر کر نفاق اور اخلاص، زرِ خالص اور کھوٹ بالکل ممیّز ہو جاتے ہے اور ہر کوئی اس کو دیکھ لیتا ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

- اللہ کی سنت کے مطابق جنگ احد ایک ایسا ہی معرکہ تھا جس نے اس تلچھٹ کو الگ کر دیا۔ خالص سونا باقی رہ گیا اور کھوٹ اور ہر طرح کی ملاوٹ والی چیز خود بخود الگ ہو کر پہچانی گئ
- اس نئ کیفیت (جس میں منافقین کو مخلصین سے چھانٹ دیا گیا ، کی نگہداشت اور اس کو برقرار رکھنے کے لیے مسلمانوں کو ہدایت دی گئ کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان رکھو (جیسے اس کا حق ہے) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ
- یہ اس امتحان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور ایمان و تقوی کے تمام تقاضے پورے کرتے رہنے کی تاکید ہے تاکہ اس تطہیر کے بعد نفاق کی بیماری کو پھر جماعت کے اندر گھسنے کی راہ نہ ملے۔ اس طرزِ عمل پہ قائم رہنے پر اجر عظیم کا وعدہ ہے۔
- اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے غیب کے حالات بھی بتاتا ہے۔ رسولوں کو غیب از خود معلوم نہیں ہوتا، اللہ کے بتانے سے معلوم ہوتا ہے۔
- اللہ کا دوسروں کو غیب میں سے کچھ علم دینا - **اس کے لیے اسلوب**، قرآن کریم نے اس کو اطلاع علی الغیب یا اظھار علی الغیب کے نام سے یاد کیا ہے علم غیب کے نام سے یاد نہیں کیا کیونکہ علم غیب کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ذاتی ہو کسی ذریعے اور واسطہ سے نہ ہو کوئی اس کا عطا کرنے والا نہ ہو

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ

وَلَا يَحْسَبَنَّ - اور ہرگز گمان نہ کریں

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ - وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں

بَخِلَ يَبْخَلُ ، بُخْلاً - بخل کرنا

بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ - اس میں جو دیا ان کو اللہ نے

مِنْ فَضْلِهٖ - اپنے فضل سے

هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ - (کہ) یہ بہتر ہے ان کے لیے

بَلْ هُوَ - بلکہ وہ

شَرٌّ لَّهُمْ - برا ہے ان کے لیے

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

طَوَّقَ يُطَوِّقُ ، تَطْوِيْقًا۔ طوق ڈالنا (۱۱)

سَيُطَوَّقُوْنَ - عنقریب وہ طوق پہنائے جائیں گے

مَا بَخِلُوْا بِهٖ - جو بخل کیا انہوں نے اس میں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

وَ لِلّٰهِ - اور اللہ کے لیے ہے

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ - میراث آسمانوں کی

وَ الْاَرْضِ - اور زمینوں کی

وَ اللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ - اس سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۠﴿۱۸۰﴾

جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت بری ہے جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

Those who are niggardly about what Allah has granted them out of His bounty think that niggardly ness is good for them; it is bad for them. What they were niggardly about will turn into a halter round their necks on the Day of Resurrection. To Allah belongs the inheritance of the heavens and the earth; and Allah is well aware of what you do.

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

منافقین کی کمزوری انفاق کے معاملے میں

- پورا بیان جنگ احد کی پس منظر میں ہو رہا ہے اس لیے یہ بھی جنگ احد کے ضمن میں
- جنگوں کی تیاری، جنگ لڑنے کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنگ لڑنے کے لیے جس انفاق کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی معاشرے کے انہی افراد میں سے میسر آتا ہے
- جنگ احد کی تیاری کے لیے بھی مسلمانوں کو انفاق کی دعوت دی گئ ہو گی تاکہ اسباب جنگ فراہم ہوں
- لیکن جن لوگوں نے دولت مند ہونے کے باوجود بخل کیا ان کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ انھوں نے بخل کرکے جو اپنا مال بچالیا وہ یہ نہ سمجھیں کہ انھوں نے کوئی اچھا کام کیا ہے
- اللہ نے یہ مال ان کو کسی استحقاق کی بنا پر نہیں بلکہ محض اپنے فضل سے بخشا ہے
- خدا کے حقوق و فرائض سے چرا چرا کر جو مال جمع کیا جا رہا ہے وہ قیامت کے دن ان کی گردنوں کا بوجھل طوق بنے گا اور سونے کے جو طوق آج زینت و فخر کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں یہ سانپوں اور اژدہوں کی شکل میں تبدیل ہو جائیں گے۔
- دنیا کا مال و اسباب آج تمھارے پاس ہے تو کل کسی اور کے پاس چلا جائے گا اور بالآخر سب کچھ اللہ کے لیے رہ جائے گا۔ آسمانوں اور زمین کی میراث کا حقیقی وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ - بیشک سن لیا ہے اللہ نے

قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا - ان لوگوں کی بات جنھوں نے کہا

فقیر - محتاج

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ - کہ اللہ فقیر ہے

وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ - اور ہم مالدار ہیں

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا - ہم لکھ لیں گے اس کو جو انہوں نے کہا

وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ - اور (لکھیں گے) ان کا قتل کرنا انبیاء کا

بِغَيْرِ حَقٍّ - کسی حق کے بغیر

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا - چکھنا

وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا - اور ہم کہیں گے چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ - بھڑکائی گئی آگ کا عذاب

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ‌ۘ سَنَكۡتُبُ مَا
قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾

اللہ نے اُن لوگوں کا قول سنا جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں ان کی یہ باتیں بھی ہم لکھ لیں گے، اور اس سے پہلے جو وہ پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں وہ بھی ان کے نامہ اعمال میں ثبت ہے (جب فیصلہ کا وقت آئے گا اُس وقت) ہم ان سے کہیں گے کہ لو، اب عذاب جہنم کا مزا چکھو

Allah has heard the saying of those who said: 'Allah is poor, and we are rich. We shall record what they have said, and the fact of their slaying the Prophets unjustly, and we shall say to them: Taste now the torment of the Fire.

محمد اقبال

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

یہود و منافقین کا اپنے آپ کو مالدار اور خدا کو غریب و نادار کہنا

- جب یہ آیت نازل ہوئی : مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا .. (البقرہ : ۲۴۵) کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے....) تو یہودی و منافقین نے اُس کا مذاق اڑایا اور کہا : اللہ مفلس و محتاج ہو گیا، جو اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے۔
- حق و باطل کی کشمکش میں ہر دور کے مسلمانوں میں جذبہ سرفروشی اور جذبہ جہاد کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں جذبہ انفاق بھی لازمی کیونکہ کوئی جنگ مصارف جنگ کے بغیر تکمیل پذیر نہیں ہوتی
- مسلمانوں کو یہاں بتایا جارہاہے کہ جو منافقین جذبہ جہاد سے عاری ہیں وہی جذبہ انفاق سے بھی تہی دامن ہیں اور ان دونوں خوبیوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے وہ رب ذوالجلال کی عظمت سے بھی جاہل اور غافل ہیں
- یہود و منافقین پر اس سرزنش میں اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی جھلکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فوراً تو گرفت نہیں کرتا لیکن ایک وقت آئے گا جس دن انھیں اپنے اس قول کی پوری سزا مل جائے گی
- اس طرح کے اقوال باطل کے ساتھ ساتھ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کے قتل جیسے گھناؤنے جرائم بھی کیے

اضافی مواد

Reference Material

بخل

- بخل - انفاق کی ضد ہے اور اس کا شمار اخلاقِ رذیلہ میں ہوتا ہے
- بخل کے معنی: کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑ لینا، اس کا حریص بننا اور دوسروں سے روکے رکھنا
- بخل کیا ہے ؟ اپنے مال میں سے اس جگہ بھی خرچ نہ کرنا جہاں انسان کو خرچ کرنا چاہیے
- بخل کی دو قسمیں (۱) کسی دوسرے کی حقوق کی ادائیگی میں یا انفاق فی سبیل اللہ میں بخل کرنا (۲) اپنی جائز ضروریات پر بھی خرچ نہ کرنا

← جہاں خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے ، اور جہاں خرچ نہ کرنا واجب ہو وہاں خرچ کرنا اسراف اور تبذیر ہے اور ان کے درمیان جو متوسط کیفیت ہے وہ محمود ہے یہی جود اور سخا ہے

← قناعت اور بخل میں فرق- قناعت، زندگی کے امکانات سے بہتر استفادہ، اخراجات میں زیادتی سے اجتناب اور خدا کی نعمتوں پر رضامندی سے متعلق ہے اور یہ انسان کے انفرادی اخلاق میں سے ہے

جبکہ بخل اجتماعی اخلاق سے متعلق ہے، جب انسان کو دوسروں کی مدد کرنی چاہئیے ، معاشرے کی ضروریات کے ضمن میں اپنے مالی اسباب و وسائل سے استفادہ کرنا چاہئیے، اور اس وقت بخل سے کام لے کر خرچ نہ کرے

بخل کے لیے قرآن میں مستعمل الفاظ

1. **بُخْل**: اپنے جمع شدہ مال سے ایسی جگہ بھی خرچ نہ کرنا جہاں خرچ کرنا چاہیے جیسے اپنی اور اہل خانہ کی ضروریات، دوسروں کے حقوق کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ۔ یہ بخل کے لیے عام لفظ ہے

2. **اَمْسَك** : جو مال اپنے پاس ہو اسے ہاتھ سے نکلنے نہ دینا اور تھامے رکھنا ـ پھر اس سے **اَمْسَاك** بخل اور **مُمَسَّك** بخیل کے معنی میں

قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنفَاقِ وَكَانَ الإنسَانُ قَتُورًا۔ فرما دیجئے: اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تب بھی (سب) خرچ ہو جانے کے خوف سے تم (اپنے ہاتھ) روکے رکھتے، اور انسان بہت ہی تنگ دل اور بخیل واقع ہوا ہے (۱۷/۱۰۰)

3. **شُحَّ**: جب حرص اور بخل دونوں جمع ہو جائیں اسے شُحَّ کہتے ہیں، یہ شدتِ حرص ہے وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - اور جو اپنے نفس کے بُخل سے بچا لیا گیا پس وہی لوگ ہی بامراد وکامیاب ہیں - ۵۹/۹

4. **اَکْدٰی**: تھوڑا سا خرچ کرنے کے بعد رک جانا یا خرچ کا اراہ کرکے پورا نہ کرنا أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى (33) وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ (34) النجم – کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے (حق سے) منہ پھیر لیا اور اس نے (راہِ حق میں) تھوڑا سا (مال) دیا اور (پھر ہاتھ) روک لیا

بخل کے لیے قرآن میں مستعمل الفاظ

5. اَقْتَرَا : اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال پر بہت کم خرچ کرنا اور سخت کنجوسی کرنا (یہ اسراف کی ضد ہے)۔
وہ شخص جس سے اپنے اہل و عیال پر نان نفقہ تنگ کر رکھا ہو

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر (مبنی) ہوتا ہے (۲۵/۶۷)

6. مَغْلُول الْيَدْ : محاورتاً بخیل اور کنجوس آدمی جو دوسروں کو کچھ نہ دے

غُلّ کے معنی، طوق، ہتھکڑی، یا بیڑی یا ہر وہ چیز جس سے کسی کے اعضا کو جکڑ کر باندھ دیا جائے اس کی جمع اَغْلَال آئی ہے (قرآن میں)

اسی نسبت سے کنایۃً مَغْلُولُ الْيَدْ اس شخص کو کہتے ہیں جو کنجوس ہو جس کے ہاتھ بندھے ہوں اور وہ خرچ نہیں کر سکتا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُواْ بِمَا قَالُواْ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ... اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے)، ان کے (اپنے) ہاتھ باندھے جائیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کے باعث ان پر لعنت کی گئی، بلکہ (حق یہ ہے کہ) اس کے دونوں ہاتھ (جود و سخا کے لئے) کشادہ ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ (یعنی بندوں پر عطائیں) فرماتا ہے (۵/۶۴)

بخل

○ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں بخل کی شدید مذمت آئی ہے - قرآن کریم میں دس (۱۰) مقامات پر واضح انداز میں اور چھ (٦) مقامات پر ضمناً بخل کا ذکر آیا ہے۔

← هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم - دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اِس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ در حقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے - ۴۷/۳۸

← وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (23) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (24) (الحدید)

← اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا، جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیں سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ بے نیاز اور بڑی تعریف والا ہے

بخل

← وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ (8) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ (9) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ (10) - سورة اللیل

جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ھم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے -اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا

← وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ سورة التغابن (آیت - 16)

جو اپنے نفس کی بخیلی سے بچا لیئے گئے وہی کامیاب ہیں

← الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا - جو لوگ (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو (بھی) بخل کا حکم دیتے ہیں اور اس (نعمت) کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہے، اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے - سورة النساء (آیت - ۳۷)

← فَلَمَّا آتَاهم من فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وتَوَلّوا وّهُم مُّعْرِضون - پس جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے (دولت) بخشی (تو) وہ اس میں بخل کرنے لگے اور وہ (اپنے عہد سے) رو گردانی کرتے ہوئے پھر گئے - سورة التوبہ (آیت - ۷۶)

بخل

- عن جابرٍرضي الله عنه : أَنَّ رَسُول اللّه ﷺ قالَ: اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ القِيامَة، واتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُم عَلَى أَن سَفَكُوا دِمَاءَهم، واستحَلُّوا مَحَارِمَهُم - رواه مسلم(٢٥٧٨). رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے روز ظلم اندھیروں کی شکل میں ہوگا (جس میں ظالم بھٹکتا پھرے گا) اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے جو تم سے پہلے گزرے ہیں بخل ہی کے باعث انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال جانا
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " خَصْلَتَانِ لاَ تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ " نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سچے مومن میں دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں: ۱۔ بخل ۲۔ بد خلقی رواه الترمذي (١٩٦٨).
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (عن أنس بن مالك رضى الله عنه) رواه البخاري (٦٣٦٩)، مسلم (٢٧٠٦)...... -اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں: پریشانی، غم، بے بسی، سُستی، بخل، بُزدلی، قرضہ اور لوگوں کے غلبہ سے

بخل

- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ البُخلِ وَأعوذُ بك مِنَ الجُبْنِ وأعوذُ بك مِنْ أَنْ أُرَدَّ إلى أرْذَلِ الْعُمُرِ وأعوذُ بك مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيا وعَذابِ القَبْرِ (صحيح البخاري، صحيح مسلم، سنن أبي داود، سنن الترمذي، سنن النسائي، مسند أحمد) اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شدید بڑھاپے کی طرف لوٹا یا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں

- عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ، قال ثلاثٌ مُهلِكاتٌ ، و ثلاثٌ مُنْجِياتٌ ، فقال : ثلاثٌ مُهلِكاتٌ : شُحٌّ مُطاعٌ ، و هوًى مُتَّبَعٌ ، و إعجابُ المرءِ بنفسِه . وثلاثٌ مُنجِياتٌ : خشيةُ اللهِ في السرِّ و العلانيةِ ، و القصدُ في الفقرِ و الغِنى ، و العدلُ في الغضبِ و الرِّضا–رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں، ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں: ایک وہ خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے، دوسرے وہ بخل کی اطاعت کی جائے (یعنی اس کے تقاضے پر چلا جائے) اور تیسرے آدمی کی خود پسندی کی عادت، اور نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں ایک، اللہ کا خوف خلوت اور جلوت میں (یا ظاہر میں اور باطن میں)، اور دوسرے میانہ روی خوشحالی میں اور تنگدستی میں، اور تیسرے حق بات کہنا خوشی میں اور غصہ میں - (شعب الایمان للبیھقی)

بخل

- حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر روز فرشتے نازل ہو کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور اے اللہ خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے (صحیح البخاری)
- حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : انسان کا بدترین خلق گھبراہٹ پیدا کرنے والا بخل ہے (یعنی کسی کو دینے سے دل گھبراتا ہو) اور بے شرمی والی بزدلی ہے،(سنن ابو داوٗد)
- حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوگا اور کسی بندہ کے دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہوں گے (مسند احمد)
- حضرت ابو امامہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم ! اگر تو خرچ کرے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو بخل کرے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے اور قدر ضروری پر تجھے ملامت نہیں کی جائے گی ، اور اپنے اہل و عیال سے ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے ؑ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے (صحیح مسلم ، سنن کبری للبیھقی)
- حضرت ابو بکر صدیق ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا دھوکا دینے والا ، احسان جتلانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا (مسند احمد)

بخل

- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو ، عرض کیا گیا وہ کیا ہیں ؟ فرمایا :
  1. اللہ کے ساتھ شرک کرنا
  2. بخل کرنا (اور روایت میں سحر بھی ہے)
  3. ناحق قتل کرنا
  4. سود کھانا
  5. یتیم کا مال کھانا
  6. جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا
  7. پاک دامن، مومن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔ (سنن سنائی)
- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قرب قیامت میں) احکام میں سختی زیادہ ہوگی ، اور دنیا میں صرف بد بختی زیادہ ہوگی اور لوگوں میں صرف بخل زیادہ ہوگا ..... (سنن ابن ماجہ)